حضرت مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

تحقیق و تنقید

# احادیثِ عمامہ اور ان کی استنادی حیثیت

محدث کی ماہ مئی و جون کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان "عمامہ اور اتباعِ سُنّت" شائع ہوا۔ جس میں مصنف نے شعب الایمان للبیہقی کے حوالہ سے عمامہ کی فضیلت میں ایک روایت ذکر کرنے کے بعد اطاعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے عمامہ باندھنے پر زور دیا۔ جہاں تک اطاعتِ نبی صلعم کا تعلق ہے، وہ تو ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کی اہمیت سے انکار باعثِ کفر —— مگر جس چیز کو ثابت کرنے کے لیے انہوں نے اتنا زور لگایا وہ اصل ثابت نہیں۔

عمامہ باندھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عملاً ثابت ہے لیکن قولاً آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بھی حدیث ثابت نہیں۔

اس مفہوم کی بہت سی احادیث اگرچہ ذخیرۂ حدیث میں ملتی ہیں، مگر وہ سب کی سب غیر ثابت ہیں۔ آج کے اس مضمون میں ہم یہی احادیث ذکر کرکے ان کے متعلق علماء محدثین و محققین کی آراء ذکر کریں گے تاکہ عوام کی صحیح رہنمائی ہو سکے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ وَلِیُّ التَّوفِیْقِ!

## پہلی روایت

"عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّھَا سِیْمَا الْمَلَائِکَۃِ وَاَرْخُوْا لَھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ"

"(طب)[1] عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ھب)[2] عَنْ عُبَادَۃَ "ض"[3]"

(الجامع الصغیر ۲/۶۴)

"تم پر پگڑیاں باندھنا لازم ہے، کیونکہ یہ فرشتوں کی علامت ہے۔ اور

[1] "طب" مراد "طبرانی کبیر" ہے [2] "ھب" مراد "شعب الایمان للبیہقی" ہے [3] "ض" مراد ضعیف ہے

ان کے شملے پیٹھ پیچھے چھوڑا کرو۔"

**کلام** اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام سیوطیؒ نے حرف "ض" لکھا ہے جس سے اس کے ضعف کی طرف اشارہ ہے — اس حدیث کی شرح میں علامہ مناوی لکھتے ہیں کہ:

"اس کی سند میں عیسیٰ بن یونس ہے، جسے امام دار قطنیؒ نے ضعیف کہا ہے۔ امام بیہقیؒ اور ابنِ عدی نے جناب عبادۃؓ سے یہ روایت کی ہے لیکن شارح فرماتے ہیں کہ ان ہر دو سندوں میں الاحوص بن حکیم نامی ایک راوی ہے، جسے علامہ زین الدین العراقیؒ نے شرح ترمذی میں ضعیف لکھا ہے۔" (ملاحظہ ہو، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ۴/۳۴۵)

اسی طرح علامہ ابنِ طاہر پٹنیؒ نے بھی اس روایت کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔
(الفوائد المجموعہ للشوکانی ص۱۸۷)

نیز "اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث" میں ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔
(تحفۃ الاحوذی ۳/۵۰)

## دوسری روایت

"صَلٰوةُ تَطَوُّعٍ اَوْ فَرِيْضَةٍ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً بِلَا عِمَامَةٍ وَّجُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِيْنَ جُمُعَةً بِلَا عِمَامَةٍ" (ابنِ عساکر)

عن ابن عمرؓ (صحیح[1]) (الجامع الصغیر ۲/۴۸)

"عمامہ کے ساتھ ایک نفل یا فرضی نماز بغیر عمامہ کے پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور عمامہ باندھ کر ایک جمعہ ادا کرنا بغیر عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے۔"

**کلام** اسے اگرچہ امام سیوطیؒ نے صحیح کہا ہے لیکن محققین علماء و محدثین مثلاً حافظ

---

[1] صحیح سے مراد، حدیث کی صحت ہے۔

ابنِ حجر عسقلانیؒ و امام شوکانیؒ کی تحقیق کے مطابق یہ موضوع ہے۔
(دیکھئے الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للشوکانی ص۱۸۸)

## تیسری روایت

"اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ"

(طب) عن ابی الدرداءؓ (ض) (الجامع الصغیر ۱/۷۳)

"جمعہ کے روز پگڑی باندھنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت کرتے اور فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔"

**کلام** اس کی سند میں ایک راوی ایوب بن مدرک ہے جس کے متعلق میزان الاعتدال اور لسان المیزان میں ہے کہ وہ کذّاب راوی ہے۔

زین الدین عراقیؒ اور امام ہیثمیؒ کے قول کے مطابق ابنِ معینؒ نے بھی اسے کذّاب کہا۔

امام نسائیؒ نے اسے متروک کہا اور اس کی منکر (غیر مقبول۔ ضعیف) روایات میں سے یہی مذکورہ روایت پیش کی۔

نیز ابن الجوزیؒ نے بھی اس روایت کو موضوعات میں ذکر کیا اور لکھا کہ اس کا کوئی اصل نہیں۔

اس کے بیان کرنے میں ایوب متفرد ہے، جس کے متعلق ازدی لکھتے ہیں کہ یہ روایت اس کی خود ساختہ ہے، اور یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا اور امام دارقطنی نے متروک کہا۔ (حوالہ کے لیے دیکھئے فیض القدیر ۲/۲۷۰)

## چوتھی روایت

"اَلصَّلٰوۃُ فِی الْعِمَامَۃِ عَشْرَۃُ اٰلَافِ حَسَنَۃٍ"

(فر[1]) کنوز الحقائق مع الجامع الصغیر ۲/۵)

[1] "فر" مراد "مسند الفردوس دیلمی" ہے۔

"عمامہ میں نماز ادا کرنا دس ہزار نیکیاں ہیں۔"

**کلام** ایک معمولی عمل پر بے حد وحساب ثواب کا ذکر ہونا بھی موضوع روایات کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ لہٰذا اس روایت کا معنیٰ ومفہوم اس کے وضع کی دلیل ہے۔

علاوہ ازیں امام شوکانیؒ نے اس کے ایک راوی کو متہم قرار دیا اور علامہ سخاویؒ نے "المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ" میں اس روایت کو موضوع کہا ہے۔ (الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ ص۱۸۸)

## پانچویں روایت

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا۔" (المستدرک للحاکم ۴/۱۹۳)

"عمامہ باندھا کرو اس سے تمہاری حلم کی صفت بڑھے گی۔"

**کلام** اس کی سند میں ایک راوی عبید اللہ بن ابی حمید ہے جو امام احمدؒ کے بقول متروک ہے۔ (المستدرک ایضاً)

نیز امام جرجانی نے خلاصہ میں اس روایت کو موضوع کہا ہے۔ (الفوائد المجموعہ ص۱۸۸)

## چھٹی روایت

"عَنْ عَلِیٍّ قَالَ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ بِعِمَامَۃٍ وَسَدَلَهَا خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَدَّنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ وَّحُنَیْنٍ بِمَلَائِکَۃٍ یَعْتَمُّوْنَ هٰذِهِ الْعِمَّۃَ فَقَالَ اِنَّ الْعِمَامَۃَ حَاجِزَۃٌ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ۔"

(مسند ابی داؤد الطیالسی ص۲۳)

"حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز مجھے عمامہ پہنایا اور اس کا شملہ میرے پیچھے لٹکایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

نے بدر و حنین کے موقعوں پر جن فرشتوں کے ذریعہ میری مدد فرمائی تھی، وہ بھی اسی انداز پر عمامے باندھے ہوئے تھے۔"

"نیز فرمایا کہ "عمامہ ایمان و کفر کے درمیان رکاوٹ ہے۔"

**کلام** اولاً تو اس حدیث کا بھی معنی و مفہوم اس کے موضوع ہونے پر دال ہے کہ عمامہ کو ایمان و کفر کے درمیان رکاوٹ اور حائل قرار دیا گیا۔ حالانکہ صحیح روایات میں نماز کو ایمان و کفر کے درمیان فارق بیان کیا گیا ہے۔ اگر یہ چیز شرعاً اتنی ہی اہم تھی تو اس بارہ میں کوئی روایت تو صحیح سند سے مروی ہوتی۔

ثانیاً اس کی سند پر بھی کلام ہے۔ اس میں ایک راوی الاشعث بن سعید السمان ہے جو کہ ضعیف ہے۔ (دیکھئے المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ ۲/ ۲۵۸ بحوالہ الاصابہ ۲/ ۲۸۲)

## ساتویں روایت

"رَوَى الْقُضَاعِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعًا اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ وَالْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُهَا وَجُلُوْسُ الْمُؤْمِنِ فِي الْمَسْجِدِ رِبَاطُهُ"

"پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں اور گوٹھ مارنا ان کے آدابِ مجلس ہیں اور مومن کا مسجد میں بیٹھ رہنا ہی اس کا رباط (جہاد کی تیاری کرنا) ہے۔

**کلام**

امام سخاویؒ نے المقاصد الحسنۃ میں اسے ضعیف کہا ہے۔

(الفوائد المجموعہ ص ۱۸۷)

## آٹھویں روایت

" صَلٰوةٌ عَلٰى كَوْرِ الْعِمَامَةِ يَعْدِلُ ثَوَابُهَا عِنْدَ اللّٰهِ غَزْوَةً

فِي سَبِيلِ اللهِ ؟

عمامہ کے بل پر ایک نماز کا ثواب، اللہ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے ۔"

**کلام** اس حدیث کا معنیٰ و مفہوم بھی اس کے موضوع ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ عمامہ سمیت نماز کو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر قرار دیا گیا ہے، جو کہ صاف کذب ہے ۔

نیز اس روایت کو امام شوکانیؒ نے موضوع کہا ہے ۔ (الفوائد المجموعہ ص۱۸۸)

## ابن الدیبع شیبانیؒ کی تحقیق

علامہ موصوف لکھتے ہیں :

"وَرَدَ مَعْنَاهُ بِأَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ وَكُلُّهُ ضَعِيفٌ"

کہ "فضیلتِ عمامہ کی روایات مختلف الفاظ سے روایات ہوئی ہیں اور سب ضعیف ہیں ۔"

(تمییز الطیب من الخبیث فیما یدور علیٰ السنۃ الناس من الحدیث ص۱۰۰)

## فاضل محقق علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ کی تحقیق

آپ لکھتے ہیں :

"لَمْ أَجِدْ فِي فَضْلِ الْعِمَامَةِ حَدِيثًا مَرْفُوعًا صَحِيحًا وَكُلُّ مَا جَاءَ فِيهِ فَهِيَ إِمَّا ضَعِيفَةٌ أَوْ مَوْضُوعَةٌ ؟

(تحفۃ الاحوذی ۳/۵۰)

"مجھے عمامہ کی فضیلت میں کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں ملی اور جو روایات اس بارہ میں ہیں وہ یا تو ضعیف ہیں یا موضوع ۔"

خلاصہ یہ کہ : اس بارہ میں وارد شدہ تمام روایات اپنے معنیٰ و مفہوم کے علاوہ استنادی حیثیت سے بھی ناقابلِ استدلال و غیر معتبر ہیں ۔

هٰذَا مَا عِنْدِي وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَإِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ !